روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۱/۷۶ | ہفتہ ۱۹۔ رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ ،۶۔ شہادت ۱۳۷۰ ہش ،۶۔ اپریل ۱۹۹۱ء | نمبر ۷۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچوں کو سمجھانے والی باتیں

(ماہِ رمضان میں) "بچوں کو سمجھائیں کہ تم پہلے زبان سے ایسی بے احتیاطی کر لیا کرتے تھے اب روزہ آگیا ہے۔ اب بالکل کوئی بے احتیاطی نہیں کرنی اور اسی طرح دیگر امور میں بھی مثلاً تلاوت قرآن کریم کی عادت ڈالنا، ذکر الٰہی کی عادت ڈالنا، دعاؤں کی عادت ڈالنا، حسنِ سلوک کی عادت ڈالنا، حقوق کی ادائیگی کی عادت ڈالنا، زبان کو جھوٹ سے کلیتہً پاک کرنے کی عادت ڈالنا، صاف اور سچی بات کرنے کی عادت ڈالنا، قولِ سدید کی عادت ڈالنا ـــ یہ سارے مواقع روزہ کے ذریعے حاصل ہوتے ہیں"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"عرب کیلئے سیدھا کرنا کس قدر مشکل تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے پوچھنے پر فرمایا کہ مجھے سورۂ ھُود نے بوڑھا کر دیا کیونکہ اس کے حکم کی رُو سے بڑی بھاری ذمہ داری میرے سپرد ہوئی ہے۔ اپنے آپ کو سیدھا کرنا اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی پوری فرمانبرداری کرنا، جہاں تک انسان کی اپنی ذات سے تعلق رکھتی ہے، ممکن ہے کہ وہ اس کو پورا کرے لیکن دوسروں کو ویسا ہی بنانا آسان نہیں ہے۔ اس سے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند شان اور قوتِ قدسی کا پتہ لگتا ہے۔" (ملفوظات جلد اوّل ص ۱۱۵)

"بات یہ ہے کہ صلاح کی حالت میں انسان کو ضروری ہے کہ ہر ایک قسم کے فساد سے خواہ وہ عقائد کے متعلق ہو یا اعمال کے متعلق، پاک ہو۔ جیسے انسان کا بدن صلاحیت کی حالت اس وقت رکھتا ہے، جبکہ سب اخلاط اعتدال کی حالت پر ہوں اور کوئی کم زیادہ نہ ہو۔ لیکن اگر کوئی خِلط بھی بڑھ جائے، تو جسم بیمار ہو جاتا ہے۔ اسی طرح پر رُوح کی صلاحیت کا مدار بھی اعتدال پر ہے۔ اسی کا نام قرآن شریف کی اصطلاح میں الصراط المستقیم ہے۔ صلاح کی حالت میں انسان محض خدا کا ہو جاتا ہے۔ جیسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حالت تھی۔ اور رفتہ رفتہ صالح انسان ترقی کرتا ہوا مطمئنہ کے مقام پر پہنچ جاتا ہے اور یہاں ہی اس کا انشراح صدر ہوتا ہے۔" (ملفوظات جلد اوّل ص ۱۱۹-۱۲۰)

قانونِ الٰہی کی خلاف ورزی کرنے والے ہمیشہ ذلیل و رُسوا ہوتے ہیں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو

"اسی طرح بچوں کی حالت ہے اگر بچہ اور بچے کی ماں کوئی بد پرہیزی کریں تو دونوں کو تکلیف ہوتی ہے اگر کوئی شخص کھانا کھانے کی بجائے روئی کانوں میں ٹھونسنے لگے تو کیا وہ بچ جائے گا اسی طرح بہت سے قانون ہیں جو ان کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ وہ ذلیل ہو جاتے ہیں۔ جھوٹے جھوٹ بولتے ہیں مگر ایک زمانہ کے بعد اگر وہ کبھی سچ بھی بولیں تب بھی کوئی ان کا اعتبار نہیں کرتا۔ یہاں تک کہ اگر وہ قسمیں کھا کر بھی کوئی بات کہیں تو تب بھی کوئی یقین نہیں کرتا۔ اسی طرح سست آدمی اپنی آبائی جائیداد تک بھی فروخت کرکے کھا جاتا ہے......... تم جانتے ہو کہ ہونے والی باتیں ہو کر رہتی ہیں اور کس طرح ہو کر رہتی ہیں۔ مثل کی طرح سنو۔ (ثمود قوم نے جھٹلایا) جن لوگوں نے حق کی مخالفت کی ان کو خدا نے ہلاک کر دیا۔ ثمود قوم نے تکذیب کی۔ اس کا انجام کیا ہوا۔ ہمارے ملک میں سلاطین۔ مغل۔ پٹھان۔ سکھ وغیرہ تھے۔ جب انہوں نے

باقی صفحہ ۲ پر

درخواستِ دُعا

مکرم مولانا محمد احمد صاحب جلیل اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی اہلیہ صاحبہ محترمہ کے جسم میں درد رہتا ہے اور وہ قریباً معذور ہو گئی ہیں۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

محترمہ استانی حمیدہ صابرہ صاحبہ بنت حضرت ڈاکٹر فیض علی صابر رفیق حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ بتاریخ ۲۹ مارچ صبح ساڑھے تین بجے بعمر ۷۵ سال اچانک وفات پا گئیں۔ میت لاہور سے ربوہ لائی گئی۔ نماز جنازہ محترم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے بعد نماز عصر بیت مبارک میں پڑھائی۔ اس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے ہی دُعا کروائی۔

احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل سے نوازے۔

تقریبِ شادی

مکرم منور احمد صاحب واہلہ نائب مہتمم مقامی خدام الاحمدیہ ابن مکرم چوہدری محمد حسین صاحب واہلہ کا نکاح عزیزہ فرخندہ تحسین صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب کے ہمراہ مورخہ ۱۶۔ جنوری ۱۹۹۱ء کو بعوض پچیس ہزار (۲۵,۰۰۰) روپے حق مہر مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب بھامڑی صدر محلہ دارالنصر غربی نے بیت الاقبال میں پڑھا۔ اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اگلے روز مورخہ ۱۷۔ جنوری ۱۹۹۱ء کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے دعا کروائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو بابرکت اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۶۔ شہادت ۱۳۷۰ہش ۶۔ اپریل ۱۹۹۱ء

اللہ تعالیٰ کی حفاظت

کون نہیں چاہتا کہ اس کی زندگی محفوظ ہو۔ اسے کسی طرف سے کوئی خطرہ درپیش نہ ہو۔ اور اگر خطرہ درپیش ہو بھی تو اس کے جلد از جلد ازالہ کا سامان ہو جائے۔ اسے کسی مشکل کا سامنا نہ ہو اور اگر مشکل کا سامنا ہو ہی جائے۔ تو کوئی مشکل کو آسان کرنے والا ہو یا مشکل کی برداشت کا حوصلہ مل جائے۔

یہ سب کچھ ہو سکتا ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ انسان کو اس بات کا علم ہو جائے کہ یہ سب کچھ کیونکہ ہو سکتا ہے۔ اور جس طرح یہ ہو سکتا ہے اس راہ کو اختیار کیا جائے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"اگر زندگی خدا کیلئے ہو تو اسکی حفاظت کرے گا۔ بخاری میں ایک حدیث ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ سے محبت کا رابطہ پیدا کر لیتا ہے خدا تعالیٰ اس کے اعضاء ہو جاتا ہے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ اس کی دوستی یہاں تک ہوتی ہے کہ میں اس کے ہاتھ پاؤں وغیرہ حتیٰ کہ اس کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے۔"

گویا کہ اپنے وجود کو اپنی روح کی گہرائیوں سے خدا تعالیٰ کے سپرد کر دینے سے انسان اپنی ایسی حفاظت کا سامان کر لیتا ہے۔ کہ اس سے بہتر کوئی سامان نہیں ہو سکتا۔ اگر دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے اس کا خدا کو علم ہے تو یہ کس طرح ممکن ہے کہ جس شخص کو کچھ ہونے لگے خدا تعالیٰ اگر چاہے تو اس کیلئے وہ کچھ نہ ہونے دے۔ اس کو تکلیف سے محفوظ رکھے اس پر حملہ کرنے والے کو حملہ کی توفیق ہی نہ دے۔

اور جب یہ کہا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کے اعضاء ہو جاتا ہے۔ تو یہ سمجھنا مشکل نہیں کہ اس کے اپنے اعضاء اس کے اپنے نہ ہونے کی وجہ سے اسے تکلیف کیسی۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ پر ایمان کی پختگی اور اس کے ہاں اپنی سپردگی ہی اصل حفاظت ہے۔ اس سپردگی کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس کے اعضاء خدا کے ہو جانے کے باعث اس سے کوئی بُری بات سرزد ہی نہیں ہو سکتی۔ اور دنیا کی بیشتر مشکلات اور بیشتر مصائب انسان کی اپنی ہی کسی غلطی سے پیش آتی ہیں۔ انسان خود سیدھا رہے اور سیدھا چلے تو اسکی زندگی محفوظ بھی رہتی ہے اور دوسروں کو حفاظت کا تحفہ پیش کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی حفاظت عطا فرمائے۔

انسان کو انسان سمجھتے ہوئے مل بیٹھ
یہ دیکھ کہ ہر شخص ہے مخلوقِ خداوند
تُو اپنے دِل و ذہن کا دروازہ کھُلا رکھ
پائے گا نہ اپنے لئے تُو کوئی بھی دربند

ابوالاقبال

ہر لمحہ وردِ مصطفیٰؐ یا مصطفیٰؐ رہے
ہر سمت نورِ مہر و مہِ مصطفیٰؐ رہے

ہونٹوں پہ ہوں گلاب حدیثِ رسولؐ کے
ماتھے پہ خاکِ سجدہ گہِ مصطفیٰؐ رہے

وہ مرتبہ عطا ہو کہ شاہوں کو رشک ہو
میرا نصیب خاکِ رہِ مصطفیٰؐ رہے

پیشِ نظر مدام ہو اُسوہ رسُولؐ کا
میرا طریق شاہرہِ مصطفیٰؐ رہے

ہو اتصال ایسا کہ باقی نہ مَیں رہوں
ہر سانس وقفِ یادِ شہِ مصطفیٰؐ رہے

پیارے خدا کی پیار کی نظریں نصیب ہوں
دل میں تمام عشق تِرے مصطفیٰؐ رہے

امۃ الباری ناصر

خودانحصاری

ریڈیو، ٹی وی پہ اب یہ مشورے ہیں روز و شب
سادگی اپنائیے اس کی ضرورت ہے شدید
ہم تو پہلے سے ہی اس پر ہو چکے ہیں کاربند
سادگی کا دوسرا ہے نام "تحریکِ جدید"

ڈاکٹر حنیف احمد قمر

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"احمدیوں کو زیادہ سے زیادہ قرآن کریم حفظ کرنا چاہیئے۔ اتنی کوشش تو ضرور کرنی چاہیئے کہ کم از کم ایک پارے کے برابر مختلف سورتیں یاد ہوں۔ بچوں کو کم از کم اتنی مختلف سورتیں تو ضرور یاد کروائیں کہ وہ نماز میں مختلف سورتیں بدل بدل کر پڑھ سکیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مغرب کی مادی تہذیب کا عبرتناک انجام

روحانی دیوالیہ پن کے نتیجہ میں رونما ہونے والا فسادِ عظیم

انگلستان کے مشہور عیسائی مجلہ "ورلڈ کرسچین ڈائجسٹ" نے اپنے اگست ۱۹۶۵ء کے شمارہ میں "مغرب کا روحانی دیوالیہ پن" کے زیر عنوان ایک قیمتی مضمون شائع کیا ہے جو انگریزی کے ایک اور دینی مجلہ سے ماخوذ ہے۔ اس مضمون کا اردو ترجمہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ کیونکہ اس میں مغربی تہذیب کے عبرت ناک انجام اور اسکے نتیجے میں رونما ہونیوالے فسادِ عظیم پر بہت عمدہ پیرایہ میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور اصلاح احوال واحد صورت کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ مضمون نگار رقمطراز ہے:۔

"دولت" اور "تنہائی" کے موضوعات پر سہ ماہی مجلہ "بیسویں صدی" (20th Century) کے گذشتہ دو شماروں میں مغربی تہذیب کے اخلاقی، جذباتی، اور روحانی دیوالیہ پن کو واضح کیا گیا ہے۔ ان شماروں کی ورق گردانی سے عصر حاضر کے انسان کی ذہنی کیفیت کو سمجھنے کیلئے بہت مدد ملتی ہے۔ عصر حاضر سے مراد وہ شخص ہے جو یورپ اور امریکہ میں پھیلے ہوئے جدید اخلاقی اور مادی فلسفوں کے زیر اثر پیدا ہو کر انہی اثرات کی گود میں پلا بڑھا اور پروان چڑھا ہو۔ اعلیٰ معیار کے اس مجلہ کے ان دو شماروں کے مطالعہ سے مغربی معاشرہ کی دو امتیازی خصوصیات پر روشنی پڑتی ہے۔ پہلی خصوصیت حصول دولت کی غیر محدود خواہش سے عبارت ہے اور دوسری خصوصیت قیود اور پابندیوں سے مبرا ہوتے ہوئے سفلی جذبات کی تسکین میں حد سے زیادہ استغراق پر دلالت کرتی ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ آج وہ تمام دولت جسے مغرب کی سائنسی اور صنعتی ترقی نے ہر فردِ بشر کیلیے عام کر دیا ہے عصرِ حاضر کے انسان کے تصرف میں ہے۔ اسکے باوجود وہ مطمئن اور قانع نہیں ہے۔ وہ اس دولت کو جو اسکے تصرف میں ہے اپنے لئے ہرگز کافی نہیں سمجھتا بلکہ اور زیادہ دولت مند ہونیکی خواہش اسے ہر دم لاحق ہے حتیٰ کہ امیر سے امیر تر ہونے کی خواہش ہی اسکا اوڑھنا بچھونا ہے۔ چنانچہ وہ پوری سرگرمی سے مسلسل اس اعصاب شکن جدوجہد میں مصروف ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ دولت پر ہاتھ مارے جتنی زیادہ دولت وہ حاصل کرتا ہے آئندہ اس سے بھی زیادہ دولت کے حصول کی خواہش اسے بے تاب رکھتی ہے۔ اس کی تمام مساعی اور کوششوں کا مرکز و محور ایک ہی مقصد ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ دولت حاصل کرے اسکے تمام اعمال اور تمام حرکات پر اسکی یہ خواہش حکمران ہے کہ وہ اپنے معیارِ زندگی کو بلند سے بلند تر بنائے اور زیادہ سے زیادہ آسائشوں اور تکلفات میں گھرا رہے۔ ظاہر ہے یہ آسائشیں اور تکلفات دولت ہی فراہم کر سکتی ہے اسی لئے وہ زیادہ سے زیادہ دولت حاصل کرنا چاہتا ہے اور کسی چیز پر قناعت کرنے کیلئے تیار نہیں ہے۔ حصولِ دولت کی کبھی ختم نہ ہونیوالی اس خواہش نے اسے خود غرض بنا دیا ہے۔ وہ ہر آن اپنے نفس کی تسکین میں ہی الجھا رہتا ہے اسکی خود غرضی جس راستہ کی طرف بھی اسکی راہنمائی کرتی ہے وہ کسی اصول کی پرواہ کئے بغیر اسی پر چل پڑتا ہے۔ جو کچھ بھی وہ کرتا ہے اسکا مقصد لکشمی دیوی کو ہی خوش کرنا ہوتا ہے۔ حصولِ دولت کی یہ مسلسل اور سرگرم جدوجہد اسے زیادہ محنت کئے بغیر جلد تر مالدار بننے کی خواہش میں مبتلا کر دیتی ہے۔ اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دیانتدارانہ اور پُرخلوص محنت کی لگن اور اس سے حاصل ہونے والی تسکین کالعدم ہو کر رہ جاتی ہے۔

لیکن محض اموال اور مادی آسائشوں کی کثرت اس کی روحانی خواہشوں اور تقاضوں کو پورا نہیں کر پاتی اور نہ وہ انہیں کسی طور پورا کر ہی سکتی ہے۔ کیونکہ انسان صرف روٹی سے ہی زندہ نہیں رہتا۔ اس کے باطنی ذوق وشوق کی تسکین کے لیے دولت سے ماوراء کسی اور چیز کی ضرورت ہوتی ہے ایک ایسی چیز جو نسبتاً کم مادی نوعیت کی ہو۔

اپنے ان جذبات کی تسکین کی عاجلانہ کوشش میں وہ جنس کی طرف متوجہ ہوتا ہے وہ گمان کرتا ہے کہ جنسی شغف میں کسی حد تک اس تسکین کا سامان موجود ہے جو اسکے باطنی تقاضوں اور انکی تسکین سے ایک گونہ مشابہت رکھتی ہے۔ اس افسوسناک گمان کے زیرِ اثر وہ اپنے آپ کو اسی میں غرق کر دیتا ہے۔ وہ اسکی درگاہ پر اظہار عقیدت کے رنگ میں اپنا سر جھکا دیتا ہے اور جو کچھ اسکے پاس ہوتا ہے اسے وہ عیش و عشرت اور سرخوشی کی قربان گاہ پر بھینٹ چڑھا دیتا ہے۔ وہ اپنے احساسِ محرومی اور احساس شکست کو شراب سے حاصل ہونے والی نیم بے ہوشی کی حالت اور حیوانی خواہشات کی تسکین میں چھپانے کی کوشش کرتا ہے لیکن یہاں بھی اسے مایوسی کے سوا اور کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ کیونکہ عیش و عشرت کی دیوی بھی لکشمی دیوی کی طرح فی الحقیقت غم واندوہ کی دیوی ہی ثابت ہوتی ہے اس کے سنہرے سپنے خواب پریشاں بن کر اسے مایوسی، بے قراری اور شکست خوردگی سے دوچار کر دیتے ہیں۔ اپنی روحانی تمناؤں کو پورا کرنے اور انہیں تسکین دینے میں یہ ناکامی مایوسی اور شکست کے احساسات کو اور بھی اجاگر کر دیتی ہے۔ اور وہ شکوک و شبہات کا شکار ہو کر آبرو باختہ اور خود پسند بن جاتا ہے۔ وہ دیکھ رہا ہوتا ہے کہ اس ثقافت نے جس میں اقعر دریا کی مانند پڑا وہ رفتہ رفتہ ڈوب رہا ہے۔ ہر قسم کی اعلیٰ اقدار کا جنازہ نکال کر رکھ دیا ہے۔ اس ناگوار صورتحال کو فراموش کرنیکی خاطر وہ حصولِ دولت کی پرجوش جدوجہد میں ایک دفعہ پھر پناہ ڈھونڈنے کی کوشش کرتا ہے جو اسے خود حفاظتی کے ایک جھوٹے احساس میں مبتلا کر دیتی ہے اس طرح وہ اپنے آپ کو ایک شیطانی چکر میں پھنسا ہوا پاتا ہے جس سے بچ نکلنے کی اسے کوئی راہ نظر نہیں آتی۔ اسکے لئے زندگی سر بسر بے معنی اور بے مقصد ہو کر رہ جاتی ہے۔ اس کے نزدیک زندگی میں ایک احمق کی سنائی ہوئی اسس کہانی سے زیادہ اور کوئی اہمیت باقی نہیں رہتی جس میں شور شرابا تو بہت ہوتا ہے لیکن مقصد ندارد۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ دولت کی یہ حرص اور یہ جنسی بھوک کیوں ہے؟ یہ شکست خوردگی اور کھوکھلا پن۔ جس نے انسان کو اپنے گھیرے میں لے رکھا ہے اور جس نے ایک بھرپور اور پُرامن زندگی پر اعتماد کو یکسر ختم کر دیا ہے۔ کیوں ہے؟ اسکی وجہ یہ ہے کہ انسان اپنے کردار کو فراموش کر بیٹھتا ہے جو اسے کائنات میں ادا کرنا ہے۔ وہ اس راستہ سے بھٹک گیا ہے جس پر گامزن ہونا اسکے فرائض منصبی میں شامل ہے وہ اس حقیقت کو ہی بھلا بیٹھا ہے کہ انسانی زندگی کا ایک خاص مقصد ہے جو مادی کامیابیوں اور حصولِ آسائش کی دوڑ دھوپ سے کہیں بلند و بالا اور ارفع و اعلیٰ ہے۔ یہاں پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ مقصد کیا ہے؟ وہ کونسا کردار تھا جو انسان کو ادا کرنا تھا اور جو اسے تلافیٔ مافات کے طور پر مستقبل میں ادا کرنا چاہیئے؟ یہ نہایت اہم سوال ہے اور اگر ہم چاہتے ہیں کہ انسان کو کائنات میں اسکا اصل مقام حاصل ہو تو اس سوال کا جواب ضرور ملنا چاہیئے۔ اسکا جواب دیئے بغیر انسان کو اس حیوانی سطح سے جس تک وہ گر چکا ہے بلند نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن اس سوال کا جواب نہ زمانہ حال کے فلسفی دے سکتے ہیں اور نہ وہ فرسودہ، مذاہب جو زمانہ کا ساتھ دینے کی اہلیت نہیں رکھتے اور نہ ہی کوئی ساترے یا رسول اسکا جواب دے سکتا ہے تاوقتیکہ وہ ایسی بصیرت کی مدد سے جو گوشت پوست سے ماوراء حقیقت کبریٰ تک پہنچنے کی اہلیت رکھتی ہو اس عقدۂ دشوار کو حل کرنیکی کوشش نہ کرے۔ انسان کیلئے از خود اس حقیقی مقصد کو دریافت کرنا ممکن نہیں ہے کیونکہ وہ اس فہم و فراست سے عاری ہے جس کی مدد سے روح اور اسکی حقیقت کا ادراک ممکن ہوتا ہے۔ ایک ایسا شخص ہی اس مقصد کو دریافت کر سکتا ہے جسے انسانی طاقت سے بالا طاقتیں اور قوتیں ودیعت کی گئی ہوں مراد یہ کہ انسانی زندگی کے اصل مدعا اور مقصد کو (جو اسے عمیق تر معانی و مفہوم سے ہمکنار کرتا ہے) دریافت کرنے کے لئے ایک نئے مسیح کی ضرورت ہے۔

یہود کا المیہ یہ ہے کہ مسیح کی آمد کے شدید انتظار اور اس بارہ میں اپنی دلی لگن کے باوجود انہوں نے مسیح کی پہلی بعثت کے وقت اسے پہچانا نہیں۔ انہوں نے الٹا مسیح پر لعنت بھیجی اسے دھوکہ دیا اور صلیب پر لٹکوا دیا۔ اب وہ مسیح کی آمد کے انتظار میں ہزاروں سال سے آہ و زاری کرتے اور روتے پیٹتے چلے آ رہے ہیں۔ اس المیہ سے عصر جدید کے انسان کو سبق سیکھنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ مسیح دوبارہ اس دنیا میں آئے اور ہم اسے پہچاننے میں ناکام رہیں اور پھر ہمارا حشر بھی ان کنواریوں کا سا ہو جو دولہا کا انتظار کرتی رہیں لیکن جب وہ آیا تو انہیں اسے سلام کرنے اور خوش آمدید کہنے کی سعادت نصیب نہ ہوئی۔

(ترجمہ از ورلڈ کرسچین ڈائجسٹ لنڈن بابت اگست ۱۹۶۵ء، ص ۳۹ تا ۴۱)

یہ حقیقت افروز مقالہ جس میں مغربی تہذیب کے کھوکھلے پن کی عکاسی کمال درجہ مہارت سے کی گئی ہے اور مغربی معاشرہ میں پروان چڑھنے والے انسان کی روحانی پستی اور گراوٹ کا دلدوز منظر پیش کر کے اس معاشرہ کے اصل مرض کا صحیح علاج تجویز کیا گیا ہے۔ "ورلڈ کرسچین ڈائجسٹ" نے کس رسالہ سے اخذ کر کے اپنے قارئین تک اسے پہنچانا ضروری سمجھا ہے؟ وہ رسالہ جسے اولاً ایسا پُر مغز اور حقیقت افروز مقالہ شائع کرنیکا فخر حاصل ہے

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا غلام باری سیف

صفائی اور پاکیزگی

پاکیزگی اور صفائی کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات محدثین نے عبادت سے بھی پہلے بیان کئے۔ پاکیزگی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے "آدھا ایمان" بھی قرار دیا کہ اگر عبادت مقصود ہے جس کی غرض تجلی قلب ہے تو پہلے جسم، لباس کی پاکیزگی ضروری ہے کہ ظاہر کا اثر باطن پر ضرور ہوتا ہے اگر دل کو خدا کی تجلی گاہ بنانا ہے تو ظاہر کو بھی صاف کیجئے۔ اسی کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تمثیل بیان فرمائی۔ جو حدیث کی سبھی کتب میں بیان ہے فرمایا۔ اگر تمہارے گھر کے سامنے نہر جاری ہے پانچ وقت اس میں نہاؤ تو کیا جسم پر کوئی میل باقی رہ جائے گا صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ نہیں۔ فرمایا پھر یہی حال پانچ دفعہ نمازوں کا ہے اگر وضو کے بعد حضور قلب سے خدا کے حضور کھڑے ہو جاؤ تو دل کیسے نہیں صاف ہوگا اور صفائی اور پاکیزگی کے بارہ میں اگر ارشادات رسول پر غور کیا جائے تو صاف نظر آتا ہے کہ کسی دین میں ایسی صفائی کا حکم نہیں۔ تمام غسل میں تمام بدن کی صفائی۔ جوڑ جہاں ملتے ہیں ان کی صفائی ناخنوں کی صفائی۔ بالوں کی صفائی، منہ کی صفائی دانتوں کی صفائی، ناک کے اندرونی حصہ کی صفائی اگر انگوٹھی پہنی ہے تو اس کے نیچے جسم کے حصہ کی صفائی، ان سب کی تفصیل احادیث میں درج ہے۔ اور صحابہ بڑی تفصیل سے اس پر عمل کر کے دوسروں کو بتاتے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح فعل کرتے تھے۔

سفید لباس کیوں

سفید لباس کو احادیث میں بہتر لباس فرمایا کہ یہ زیادہ پاکیزہ اور ستھرا ہوتا ہے کہ اس پر میل کچیل نمایاں ہو جاتی ہے۔ اس لئے آدمی اسے دور کرنے کی کوشش کرتا ہے بنسبت رنگ دار کے کہ وہ دیر تک پہنا جا سکتا ہے۔ لیکن سفید کو جلد بدلنا پڑتا ہے۔ اس لئے اسے زیادہ پسند کیا۔ زیادہ پاکیزہ قرار دیا۔

صفائی کے بارہ میں ارشادات

کنز العمال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ "نظافت یعنی صفائی صاحب ایمان کو جنت میں لے جاتی ہے۔ اس لئے اے لوگو اپنی انگلیوں کے درمیانی حصہ کو بھی صاف کر لیا کرو ان میں خلال کیا کرو"۔ ایک دوسری حدیث میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے "اللہ تعالیٰ صفائی پسند عابد سے محبت کرتا ہے" ایک حدیث میں یوں آیا کہ "دین حق صاف ستھرا ہے۔ پس صفائی کرو کہ جنت میں صرف صفائی پسند ہی داخل ہو سکتا ہے" اس کی مزید تاکید بیان فرماتے ہوئے فرمایا۔ حضرت ابوہریرہ اس حدیث کے راوی ہیں "جہاں تک ہو سکے صفائی کرو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی بنیاد صفائی پر رکھی" شارحین نے ان احادیث کی تشریح میں ظاہر و باطن دونوں کی صفائی مراد لی ہے کہ جسم بھی صاف ہو دل اور افکار و خیالات بھی پاک ہوں۔

حضرت ابن عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اپنے ابدان و اجسام کو صاف کرو خدا تمہیں پاک کر دے گا۔ احادیث میں برتنوں، صحنوں کی صفائی کی تاکید فرمائی۔

ارشاد رسول ہے ۔۔ یہود کی مانند نہ ہو اپنے صحنوں کو صاف کرو۔ معلوم ہوتا ہے بوجہ زمیندار پیشہ کے یہود اپنے صحنوں میں گوبر وغیرہ کے ڈھیر لگا رکھتے تھے۔ ایک دوسری حدیث میں فرمایا کہ صحنوں اور برتنوں کو صاف رکھو ان کی صفائی تمہاری تنگدستی کو تونگری میں بدل دے گی۔ یہ عمل اس حدیث کی بھی تشریح ہے کہ خدا نے اگر نعمت دی ہے تو اس کا اظہار کرو اپنے استعمال میں آنے والی چیزوں کو صاف نہ کرنا کفران نعمت کے مترادف ہے کنز العمال کی حدیث ہے کہ جب کوئی میرا بندہ جسم کو پاک کرتا ہے تو اس کے گناہ اس کی میل کچیل سے بھی پہلے گر جاتے ہیں کہ وضو دراصل معنوی رنگ میں ایک اقرار ہے میرے ہاتھ میری آنکھیں۔ میری شنوائی برے کاموں سے اجتناب کرنے کا عہد کرتے ہیں اسی لئے حدیث ہے کہ وضو کے آخری قطرات جسم کے اعضاء کے گناہوں کو اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔

خوشبو کا استعمال

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزگی کے بارہ میں ارشادات مکمل نہ ہوں گے اگر خوشبو کے بارہ میں آپ کے ارشادات بیان نہ کئے جائیں۔ جمعہ جو اجتماعی عبادات کا مظہر ہے اس میں غسل واجب اور غسل کے ساتھ خوشبو استعمال کرنے کی بھی تاکید ہے۔ امام ترمذی ابواب الجمعہ میں یہ حدیث لائے کہ اگر اس کے پاس خوشبو نہیں تو گھر والوں سے لے اگر ان کے پاس بھی نہ ہو تو غسل ہی اس کا بدل ہو سکتا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے اس بارہ میں ارشاد رسول مروی ہے کہ جمعہ کے روز خوشبو کا استعمال کرو" امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ نے جمعہ کے روز منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا لوگو کچا لہسن یا پیاز کھا کر مسجد میں نہ آؤ تمہیں یاد ہے کہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ایسا کرتا تھا آپ اسے ہاتھ سے پکڑ کر باہر جانے کا ارشاد فرماتے۔ ابن ماجہ کے شارح شاہ عبدالغنی صاحب انجاح الحاجۃ میں اس حدیث کی شرح میں کہتے ہیں کہ تمباکو اور نسوار بھی کچے لہسن اور پیاز کے حکم میں ہیں۔ اسے کھا کر بھی مسجد میں نہیں آنا چاہیئے۔ یعنی کسی اجتماع میں شامل ہونے سے پہلے ضروری ہے کہ لوگوں کو اذیت دینے والی چیزوں سے احتراز کیا جائے۔ فرمایا بو سے فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے گویا پاکیزہ اور صفائی پسند احباب کو اذیت دینے والی چیزوں سے احتراز کیا جائے۔ ایک حدیث میں یہ الفاظ بھی آئے ہیں کہ ان کی بو کو مار لو یعنی کچا کھا کر آئے تو خوشبو یعنی الائچی وغیرہ کا استعمال کرے یا آگ پر پکا کر کھائے۔ خوشبو کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رفیقہ حیات ام المومنین حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے خوشبو استعمال فرماتے تھے۔ کستوری کے ذرے آپ کی مانگ میں دکھائی دیتے تھے۔ حج کے ایام میں احرام باندھنے سے پہلے اور احرام کھولتے وقت آپ خوشبو لگاتے۔ ہاں احرام باندھنے کے بعد حاجی خوشبو استعمال نہیں کر سکتا کہ حج اس کیفیت کا نام ہے جو دیوانگی اور وارفتگی کا تقاضا کرتی ہے کہ خدا کا ایک متلاشی اسے آوازیں دے رہا ہے۔ اس کے حضور الفنی پہنے اسے پکار رہا ہے۔ اس لئے اگر بحالت احرام مر جائے تو اسے خوشبو نہیں لگائی باقی میت کو غسل کے بعد کافور یا کوئی خوشبودار چیز لگانے کا حکم ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ خوشبو ایک ڈبی میں رکھتے (شمائل ترمذی) شارحین نے اس کی ٹوہ لگانے کی کوشش کی ہے اور لکھا ہے یہ آملہ کا جوہر تھا احادیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ ایک دوسرے کو خوشبو کا تحفہ دیا کرتے۔ ثمامہ بن عبداللہ ثابت انصاری کے گھر گئے تو انہوں نے خوشبو تحفہ کے طور پر دی۔ حضرت انسؓ خوشبو کے تحفہ کو رد نہ فرماتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو کا تحفہ واپس نہ فرماتے تھے۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ حضورؐ تحفہ قبول فرماتے اور پھر اس کا بدلہ بھی دیتے۔ حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوشبو، گاؤ تکیہ اور دودھ پیش کیا جائے تو یہ رد کرنے والی اشیاء نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جب تمہیں کوئی خوشبو کا تحفہ دے تو اسے واپس نہ کرو کہ خوشبو جنت سے نکلی ہے جنت کی نعماء کا ذکر جو خدا تعالیٰ نے فرمایا ان کی ایک غرض یہ بھی ہے کہ ان نعماء کو اختیار کیا جائے۔ جنت کے ذکر میں فرمایا کہ افاق بغیر اجر کے دینے والا قیامت کے دن کستوری کے ڈھیر پر ہوگا۔ مکان ایسے صاف ستھرے ہوں گے۔ اگر خدا کی اس نعمت کے حصول کے خواہاں ہو تو ضروری ہے کہ یہاں بھی اپنے مکان صاف ستھرے رکھے جائیں۔ باہم دلوں میں کوئی کینہ نہ ہو۔ اخوت ہو کہ جنتیوں کا ایک وصف خدا تعالیٰ نے یہ بیان فرمایا۔

اسماعیل بن کثیر اپنی کتاب السیرۃ النبویۃ میں حجۃ الوداع کے ضمن میں حضرت عائشہؓ کی روایات بڑی کثرت سے لائے ہیں کہ انہوں نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگائی۔ حضرت ابن عمرؓ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے احرام باندھنے سے قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت عمدہ اور مہنگی خوشبو لگائی (السیرۃ النبویۃ الجزء الرابع ص ۲۲۷)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ اس خوشبو میں کستوری بھی تھی (السیرۃ النبویۃ الجزء الرابع ص ۲۲۵) اور کستوری سے تیز اور برتر کون سی خوشبو ہے کہ وہ دل و دماغ دونوں کو معطر اور تقویت پہنچاتی ہے۔ حضرت عائشہؓ سے ہی مروی ہے کہ احرام باندھنے سے قبل "آپ بدن پر خوشبو چھڑکتے تھے" (ص ۲۲۳)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تمثیل کے ذریعہ خوشبو کی افادیت کو واضح فرمایا ابوہریرہؓ اپنے باپ ابو موسیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھے اور برے کی مثال کستوری فروش اور بھٹی جلاتے والے لوہار کی مثال ہے۔ کستوری فروش کے پاس بیٹھو گے خرید و گے نہیں تو اس کی خوشبو سے تو استفادہ کرو گے اور لوہار کے پاس بیٹھو گے تو تمہارے کپڑوں کو آگ نہ لگی تو گرم ہوا کے جھونکے تو محسوس کرو گے۔

(بخاری باب فی العطار وبیع المسک)

اس لئے بعض بزرگوں سے یہ منقول ہے اگر

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون ۔ سین

امریکہ / سیکورٹی کونسل کی شرائط

عراق کے ساتھ مکمل اور مستقل جنگ بندی کے لئے اتحادیوں کی طرف سے امریکہ نے جو قرارداد سیکورٹی کونسل میں پیش کی ہے اس کی درج ذیل شقیں سامنے آئی ہیں۔ جونہی عراق اس قرارداد کو سرکاری طور پر قبول کریگا۔ جنگ بندی کا اعلان ہو جائیگا۔

عراق اور کویت دونوں کو ۱۹۶۳ء کے سرحدی تنازعے کے مطابق اقوام متحدہ کا فیصلہ منظور کرنا چاہیئے۔ سیکورٹی کونسل اس بات کا اہتمام کریگی کہ ان سرحدوں کی خلاف ورزی نہیں کی جاتی۔ اقوام متحدہ کے فوجی مبصر اس علاقے کی نگرانی کریں گے جسے غیر فوجی علاقہ قرار دیا جائیگا۔ جو عراق کی سرحدوں کے اندر دس کلومیٹر تک اور کویت کی سرحدوں کے اندر ۵ کلومیٹر تک مقرر کیا جائے گا۔ جونہی یہ علاقہ مقرر ہو گیا اور یہاں اقوام متحدہ کے مبصر مقرر ہو گئے۔ اتحادیوں کی ساری فوج وہاں سے نکال لی جائیگی۔ عراق لازمی طور پر بغیر کسی شرط کے اس بات کو قبول کرے کہ عالمی نگرانی میں اسکے تمام ایسے ہتھیار جو کیمیکل یا بائیولوجیکل ہیں یا بیلسٹک میزائل ہیں انکو تباہ کیا جائیگا۔ ہتھیاروں کے سب سسٹم کمپونٹس اور تحقیقات وغیرہ کی اہلیت کو بھی ختم کیا جانا چاہیئے۔ اسی طرح نیوکلیئر ہتھیاروں کے متعلق بھی عملدرآمد کیا جائے۔ عراق اس قرارداد کے بعد ۱۵ روز کے اندر اندر اس بات کی اطلاعات فراہم کرے کہ کہاں اور کس قسم کے ہتھیار موجود ہیں اور ان علاقوں کا معائنہ کرنے دیا جائے۔ سیکرٹری جنرل ۴۵ دن کے اندر اندر ایک کمیشن مقرر کرے جو تباہ کن ہتھیاروں کو ختم کرنیکا معائنہ کر سکے اور اس کمیشن کو مزید ۴۵ دن دیئے جائیں تاکہ یہ اپنا کام مکمل کر لیں۔ اقوام متحدہ ایک ایسی سکیم تیار کرے جس سے مستقبل میں اس بات کا اندازہ لگایا جاتا رہے کہ عراق ان شرائط کی باقاعدگی کے ساتھ پابندی کر رہا ہے۔ اصل مقصد اسکا یہ ہے کہ مشرق وسطی میں ایک ایسا علاقہ قائم کیا جائے جہاں پر ہتھیار خاص طور پر بہت زیادہ تباہی پھیلانے والے ہتھیار ناپید ہوں۔ عراق اپنے قرضے بھی چکائے اور اسکے علاوہ تاوان کے طور پر ایک خاص رقم کویت کو ادا کرے۔ ایک ایسا فنڈ قائم کیا جائے جس میں تمام مطالبات کو غور و برداشت کے بعد ادائیگی کے قابل بنایا جائے۔ اس سلسلے میں عراق کے وہ اثاثے جو بیرونی ممالک میں منجمد کئے جا چکے ہیں انکا کوئی ذکر نہیں۔ عراق سے صرف اتنی ہی رقم قسط کے طور پر لی جائے جو عراقی لوگوں کی زندگی پر برا اثر نہ ڈالے۔ خور و نوش کی اشیاء پر سے پابندی اٹھالی جائے تاکہ لوگوں کو زندگی کی ضروریات میسر آسکیں۔ اسلحہ پر پابندی کے متعلق ہر ۱۲۰ دن کے بعد نظر ثانی ہونی چاہیئے اور اس بات پر غور کیا جانا چاہیئے کہ عراق اس شرط پر پوری طرح عمل درآمد کر رہا ہے اور اسی طرح مشرق وسطی میں اسلحہ کنٹرول کرنے کے متعلق بھی نظر ثانی کی جانی چاہیئے۔

جان میجر کی صحت

برطانیہ کی سابق وزیر اعظم مسز مارگریٹ تھیچر کو خاتون آہن کہا جاتا تھا۔ ایک تو ان کے عزم مصمم کی وجہ سے اور دوسرے اس لئے کہ انہیں کبھی کسی نے اس حالت میں نہیں دیکھا تھا کہ ان کے چہرے پر تھکاوٹ کے آثار ہوں۔ باوجودیکہ انہیں خاصا زیادہ کام کرنا پڑتا تھا اور ان کی عمر ۶۵ سال ہے۔ نئے وزیر اعظم جان میجر جو ان سے کئی سال چھوٹے ہیں اور جنہیں وزارت عظمی کا کام کرتے ہوئے ابھی چند ہی مہینے ہوئے ہیں ان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ بیس بیس گھنٹے روزانہ کام کرنے کی وجہ سے اتنے تھکے ہوئے لگتے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی وقت کہیں بھی گر جائیں گے۔ یہ برطانیہ کے ایک عمومی اخبار نے بتایا ہے۔

اب لگتا ہے کہ جان میجر کی صحت جواب دے رہی ہے۔ اور انہیں یہ مشورہ دیا جا رہا ہے کہ وہ آرام کریں۔ اگرچہ یہ مشورہ دینا آسان ہے لیکن اس کا قبول کر لینا اور اس پر عمل کرنا آسان کام نہیں۔ نئی نئی وزارت عظمی ہو اور وہ بھی مسز تھیچر کی وزارت عظمی کے بعد تو جس تندہی سے کام کرنے کی ضرورت ہے وہ یقیناً اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ کوئی درمیانی فاصلہ ایسا نہ چھوڑا جائے جسے آرام کی خاطر استعمال کرتے ہوئے انتظامیہ میں مشکلات پیدا کر دی جائیں۔

جان میجر کو جن کی عمر صرف ۴۷ سال ہے یہ عارضہ بھی لاحق ہو گیا ہے کہ ان کی آواز مدھم ہو گئی ہے ان کا چہرہ زرد ہے۔ اور وہ بالکل تھکے تھکے لگتے ہیں۔ خاص طور پر اس وقت جبکہ وہ امریکہ کے صدر جارج بش سے ملے۔ حتی کہ جارج بش کو بھی ان سے ان کا حال پوچھتے ہوئے کہنا پڑا کہ امید ہے کہ آپ ٹھیک ٹھاک ہوں گے۔ دراصل اس طرح پوچھنے کا مطلب ہی یہ ہوتا ہے کہ لگتا ہے کہ آپ ٹھیک ٹھاک نہیں ہیں۔ اخبار نے یہ بھی کہا ہے کہ کام کے علاوہ ایسا لگتا ہے کہ کسی وائرس نے ان پر اثر کیا ہے جس کی وجہ سے ان کی سماعت کم ہو گئی ہے اور ان کے گلے پر بھی اثر ہے۔ گذشتہ چار ماہ میں جب سے وہ وزیر اعظم بنے ہیں انہیں پوری طرح سونے کا موقع بھی نہیں ملا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اگر وہ اسی طرح کام کرتے رہے تو ان کی زندگی یقیناً خطرے میں ہوگی اور اگر زندگی خطرے میں نہ ہو تو ان کی صحت تو بہر حال اتنی خراب ہو جانے کا اندیشہ ہے کہ وہ مزید کام نہیں کر سکیں گے۔ مسٹر میجر کے ایک نمائندے نے گذشتہ روز کہا کہ وہ ٹھیک ٹھاک ہیں اور جلد ہی پوری صحت کے ساتھ لوگوں کے سامنے آسکیں گے۔ ان کی آواز اور سماعت پر عارضی اثر ہے۔ یہ جلد ہی ختم ہو جائے گا۔ وہ ایسٹر کی چھٹیاں اپنی فیملی کے ساتھ گذاریں گے تو اسی طرح بھی انہیں کسی قدر آرام کرنے کا موقع مل جائے گا۔

منڈیلا ۔ بش

۶ مارچ کو صدر جارج بش اور جنوبی افریقہ کے نسلی پالیسی کی مخالفت کرنیوالے نیلسن منڈیلا جو اپنی پارٹی کے ڈپٹی پریذیڈنٹ ہیں نے مشرق وسطی کے متعلق خاص طور پر خلیج کی جنگ کے سلسلے میں رونما ہونیوالے حالات کے متعلق آپس میں گفتگو کی۔ جنوبی افریقہ کے اخبار بزنس ڈے نے بتایا ہے کہ دونوں لیڈروں کا اس معاملے میں خاصا اختلاف ہے۔ وائٹ ہاؤس کے نمائندہ مارلن فزواٹر نے اس بات کی تصدیق کی کہ دونوں لیڈروں نے خلیج کے تنازعے کے متعلق ٹیلیفون پر ۶ مارچ کو گفتگو کی اس موضوع کے علاوہ جنوبی افریقہ کیخلاف جو امریکہ نے پابندیاں لگائی ہوئی ہیں وہ بھی زیر بحث آئیں۔ اس بیان میں کہا گیا ہے کہ یہ گفتگو دوستانہ ماحول میں ہوئی۔ مسٹر منڈیلا نے اپنی پارٹی (افریقن نیشنل کانگریس) کی پوزیشن کی وضاحت کی۔ صدر بش نے اپنے اتحادیوں کی کوششوں اور اپنے ہدف کا ذکر کیا اسی دوران وہ باتیں بھی سامنے آئیں جن میں دونوں لیڈروں کو آپس میں اختلاف ہے۔ بزنس ڈے نے جو رپورٹ شائع کی اسمیں کہا گیا کہ مسٹر منڈیلا نے بش کو بتایا کہ انہوں نے عراق کے ساتھ بہت زیادتی کی ہے۔ خلیج کا تنازعہ شروع ہوتے ہی اے این سی نے امریکہ کے اتحادیوں کی توجہ اس بات کی طرف دلائی تھی کہ وہ اپنی فوجوں کو خلیج کے علاقے سے نکال لیں۔ اور عراق سے کہا تھا کہ وہ اپنی فوجیں کویت سے واپس لے جائے اور اے این سی نے اس بات پر زور دیا تھا کہ اس معاملے کے تصفیے کیلئے ایک عالمی کانفرنس بلائی جانی چاہیئے۔ جہاں تک امریکہ کیطرف سے لگائی گئی پابندیوں کا تعلق ہے وائٹ ہاؤس کے ترجمان نے کہا کہ مسٹر منڈیلا نے اس بات کا اعتراف کیا کہ مسٹر بش جنوبی افریقہ کے خلاف ان پابندیوں کو اٹھا لے گا لیکن یہ پابندیاں امریکہ کے قانون کے مطابق ہی اٹھائی جا سکیں گی۔ مسٹر منڈیلا کا موقف یہ ہے کہ ابھی تک جو کچھ جنوبی افریقہ میں نسلی پالیسی کو دور کرنے کے لئے کیا گیا ہے وہ کافی نہیں ہے اور اگر پابندیاں اٹھالی گئیں تو جنوبی افریقہ کی حکومت مزید کوئی اقدام کرنے پر مائل نہ ہو سکے گی۔ البتہ اگر یہ پابندیاں جاری رہیں تو جنوبی افریقہ آہستہ آہستہ نسلی پالیسی کو ختم کرنے کی طرف قدم بڑھاتا رہے گا۔

بقیہ: صـ ۳ سے آگے

ربوہ سے شائع ہونے والا مشہور عالم دینی مجلہ "دی ریویو آف ریلیجنز" ہے یہ انگریزی مقالہ جسکا اردو ترجمہ ورلڈ کرسچین ڈائجسٹ کے حوالہ سے ہم نے یہاں درج کیا ہے ریویو آف ریلیجنز کے شمارہ بابت دسمبر ۱۹۶۴ء میں مقالہ افتتاحیہ کے طور پر شائع ہوا تھا اس مقالہ کے مبنی برحق مندرجات سے مغربی دنیا کے مذہبی حلقے متاثر ہوئے بغیر نہ رہے اسی لئے انگلستان سے شائع ہونے والے عیسائی مجلہ "ورلڈ کرسچین ڈائجسٹ" نے ریویو آف ریلیجنز کی اجازت سے اسکے شکریہ کے ساتھ اسے اپنے کالموں میں بھی جگہ دی تاکہ خود اہل مغرب کو اپنی مادی تہذیب کی تباہ کاریوں سے آگاہی حاصل ہو۔

"رمضان صدقات دینے اور غرباء کی ہمدردی سکھانے کا بھی مہینہ ہے"

(حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

ریحانہ مبارک

مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ

میری پیاری والدہ صاحبہ رشیدہ بیگم زوجہ مبارک احمد صاحب کو فوت ہوئے ایک سال ہو گیا ہے۔ میری پیاری والدہ صاحبہ میاں احمد دین زرگر رفیق حضرت بانیٔ سلسلہ کی سب سے چھوٹی بیٹی تھیں۔ نہایت صابر، نیک اور امام جماعت کی آواز پر لبیک کہنے والی خاتون تھیں انکی جماعت احمدیہ کے متعلق ہدایات اور نصیحتیں آج بھی ہم تینوں بہن بھائیوں کے کام آرہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم تینوں بہن بھائیوں کو انکی نصیحتوں پر عمل کرنیکی توفیق عطا فرمائے میری پیاری والدہ صاحبہ بہت قیمتی نصیحتیں ہمارے لئے چھوڑ کر گئی ہیں۔ صرف دو تین کے متعلق لکھوں گی۔

۱۔ انہوں نے کہا کہ امام جماعت کی ہر آواز پر لبیک کہنا اور اس پر عمل کرنا ہے۔

۲۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ ایسا تعلق رکھنا جیسا کہ تمہارا میرے ساتھ ہے۔

۳۔ پانچ وقت کی نماز پوری دلجوئی سے اور ہر صورت میں پڑھنی ہے اور جمعۃ المبارک مرکزی بیت الذکر میں جاکر پڑھنا ہوگا اور اخبار الفضل کو اپنے گھر میں جاری رکھنا ہوگا اور اپنے رشتے ناطے غریب احمدی بہن بھائیوں سے کرنے ہونگے۔

یہ وہ نصیحتیں ہیں جو آخری وقت میں مجھے یاد کرائی گئیں کیونکہ ہسپتال میں ہر وقت میں ہی انکے پاس رہا کرتی تھی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب بہن بھائیوں کو ان نصیحتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور والدہ صاحبہ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

سید حمید طارق

محترمہ اقبال بیگم صاحبہ

ہماری والدہ صاحبہ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ محترم سید سعید خالد صاحب آف کراچی پیدائشی احمدی تھیں۔ جماعت اور امامت کے ساتھ عشق کی حد تک پیار تھا۔ نمازی، دعا گو اور خدا پر توکل کرنے والی تھیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کی ہر تحریک پر لبیک کہنے والی تھیں۔ جماعتی کاموں میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اپنے حلقہ سعید منزل کراچی کی صدر رہیں۔ پھر تقریباً ۱۱ سال تک کراچی میں قیادت ءا کی نگران رہیں۔ اور اپنی ساری اولاد کو ہمیشہ یہی نصیحت کی کہ جماعت سے وابستہ رہیں۔ اس کا صلہ خدا نے دینا ہے دنیا والوں نے نہیں۔

صابرہ و شاکرہ اتنی کہ نوجوان بیٹے کی اچانک وفات کی خبر سن کر صرف یہ الفاظ دہراتی جاتی تھیں کہ خدایا تیری امانت تھی تو نے لے لی مجھے صبر دے اور میرے منہ سے کوئی لفظ ایسا نہ نکل جائے کہ تیری پکڑ میں آجاؤں مجھ پر رحم کر رشید طارق تو مجھے چھوڑ گیا۔ ابھی تیری جانے کی عمر تو نہ تھی۔ ہماری بڑی بہن بشریٰ سعادت کی شادی کے وقت اچانک ماموں جان کی وفات ہوگئی۔ یہ بھی بہت بڑا صدمہ تھا مگر کمال جرأت و ہمت سے برداشت کر کے ہم سب کو خاموش کرواتی جاتی تھیں۔ والد صاحب کی لمبی بیماری کے باوجود ہمت نہ ہاری اور بڑے حوصلے اور صبر کے ساتھ دن رات ان کی خدمت کرتی رہیں۔ اور اپنی صحت اور خوراک کو بالکل نظر انداز کر دیا۔

پاکستان بننے کے بعد مالی حالات اور شوہر کی بیماری کے باوجود ہم سب بچوں کو تعلیم دلواتی رہیں۔ خود محنت کرتیں اور ہمیں ہمیشہ یہ کہتیں کہ دیکھو پڑھو گے تو دنیا میں عزت ملے گی۔ ان کی ہی کوششوں کا نتیجہ یہ ہوا ہمارے گھر کا ہر فرد B.A پاس کر گیا۔ نہ صرف دنیاوی تعلیم کا خیال رکھا بلکہ دینی تعلیم کا بھی پورا پورا خیال رکھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۹۷۴ء میں جب ہمارے بھائی جان رشید طارق صاحب قائد ضلع کراچی تھے کو ایک جماعت کے جھوٹے کیس میں پولیس ان کو پکڑ کر لے گئی تو ہم سب کو بڑی ہمت اور حوصلے سے دعاؤں اور نمازوں کی طرف توجہ دلاتی رہیں اور خود بھی دعاؤں میں مصروف رہیں اور کسی قسم کی بے صبری کا مظاہرہ نہ کیا۔

جماعت میں یہ ایک شاندار مثال ہے کہ اس گھر کے پانچ افراد ایک ہی وقت میں جماعت کے اہم عہدوں پر فائز تھے۔

قرآن پاک سے پیار کرنے والی تھیں اور خوش الحانی سے تلاوت قرآن کریم کرتی تھیں اور اولاد کو بھی تاکید کرتی تھیں کہ قرآن کو عزت دو گے تو دنیا میں عزت پاؤ گے۔

نماز کی اتنی پابند تھیں کہ سفر چاہے بس کا ہو یا ہوائی جہاز کا نماز کا وقت ہوا تو وہیں پڑھ لی۔ آپ کی وفات بھی نماز ہی کی حالت میں ہوئی۔ جماعت سے اتنا عشق کہ کسی سے ایک لفظ بھی جماعت کے خلاف سننے کو تیار نہ ہوتی تھیں۔ ہر سفر میں جہاں بھی جا رہی ہوں دعوت الی اللہ شروع کر دیتی تھیں۔

جماعت کے کاموں میں سستی بالکل برداشت نہ کرتی تھیں۔ اپنے حلقے کی صدروں سے اس معاملے میں ضرور بازپرس کرتی تھیں۔ آپ کی صدارت کے دوران قیادت ہمیشہ اوّل انعام لیتی تھی۔

تمام چندوں کی ادائیگی وقت پر اور اپنی استطاعت سے بڑھ کر کرتی تھیں۔ اپنی وصیت کا چندہ بیماری کے باوجود سیکرٹری وصایا کو گھر پر بلا کر ادا کیا۔

خاندان حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ سے والہانہ محبت کرتی تھیں اور ہمیں بھی تاکید کرتی تھیں کہ بزرگوں سے مل کر دعائیں لیا کرو۔

غریبوں سے ہمیشہ ہمدردی سے پیش آتیں اور کوشش کر کے ان کی ضروریات پوری کرتی تھیں۔

مہمان نواز اتنی کہ گھر میں جو کچھ بھی ہوتا مہمانوں کے آگے رکھ دیتی تھیں۔

تربیتِ اولاد کے بعد ہمارے بچوں کی تربیت کا بھی بے حد خیال رکھتی تھیں۔ بچوں کو دعائیں یاد کرنے پر ہمیشہ ایک روپیہ فوراً نکال کر انعام دیتی تھیں۔

خاندان حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور تمام افرادِ جماعت سے گذارش ہے کہ ہماری والدہ صاحبہ کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور ہم سب بہن بھائیوں کو صبرِ جمیل عطا کرے۔

دوسری آل پاکستان سپورٹس ریلی

زیر انتظام مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان۔ منعقدہ ۱۳-۱۴-۱۵ مارچ ۱۹۹۱ء

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیرِ اہتمام دوسری سالانہ سپورٹس ریلی مورخہ ۱۳، ۱۴، ۱۵ مارچ کو مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہوئی جس میں ملک بھر سے خدام کھلاڑیوں نے حصہ لیا۔

اس ریلی کا افتتاح مورخہ ۱۳ مارچ کو صبح پونے آٹھ بجے بمقام ایوانِ محمود میں ہوا۔ محترم محمود احمد صاحب شاہد سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے افتتاحی تقریب کے خطاب میں تنظیم کے قیام اور اعلیٰ نمونہ پیش کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

ریلی میں ۸ علاقہ جات کے ۵۱۵ کھلاڑی شریک ہوئے۔ مختلف کھیلوں میں ان کی نمائندگی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔	فٹ بال	=	۱۱۷ کھلاڑی
۲۔	والی بال	=	۵۴ "
۳۔	ایتھلیٹکس	=	۱۴۸ "
۴۔	سائیکلنگ	=	۴۰ "
۵۔	باسکٹ بال	=	۵۳ "
۶۔	کبڈی	=	۱۰۳ "
	کل	=	۵۱۵ کھلاڑی

مندرجہ ذیل علاقوں کی ٹیموں نے شرکت کی۔

۱۔ راولپنڈی۔ سرحد ۲۔ فیصل آباد ۳۔ ملتان ڈیرہ غازی خاں ۴۔ گوجرانوالہ ۵۔ کراچی بقیہ سندھ۔ بلوچستان ۶۔ سرگودہا ۷۔ لاہور بہاولنگر ۸۔ ربوہ۔

ریلی کے دوران منعقد ہونے والی کھیلوں کی کسی قدر تفصیلی رپورٹ پیش ہے۔

۱۔ فٹ بال

خدام الاحمدیہ کی دوسری سالانہ سپورٹس ریلی میں فٹ بال کے لئے آٹھ علاقہ جات سے آٹھ ٹیمیں اور ۱۲۰ کھلاڑیوں نے شرکت کی۔ فٹ بال کے میچ دارالنصر اور دارالیمن کے گراؤنڈز میں منعقد ہوئے۔ مورخہ ۱۳ مارچ کو ۸ میچ اور مورخہ ۱۴ مارچ کو ۵ میچ منعقد ہوئے۔ فائنل میچ دارالنصر غربی کی گراؤنڈ میں ربوہ اور علاقہ لاہور کے مابین کھیلا گیا۔ اور ربوہ کی ٹیم اوّل قرار پائی۔ تقریب تقسیم انعامات کے مہمان خصوصی مکرم میجر شاہد سعدی صاحب نائب ناظم امورِ عامہ تھے۔ جنہوں نے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔

۲۔ والی بال

اللہ تعالیٰ کے فضل سے والی بال کے لئے ۴ علاقہ جات سے ۴ ٹیمیں اور ۵۴ کھلاڑی تشریف لائے۔ والی بال کے مقابلے ۱۳ مارچ کو افتتاحی تقریب کے بعد دارالرحمت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عزبی کی ڈڈ گراؤنڈز میں شروع ہوئے۔ مورخہ ۱۳ مارچ کو ۴ میچ ہوئے اور مورخہ ۱۴ مارچ کو ایک پول میچ اور ۲ سیمی فائنل ہوئے جن کے نتیجہ میں ربوہ اور علاقہ گوجرانوالہ کی ٹیمیں فائنل میں پہنچیں۔ اور ان میں سے علاقہ گوجرانوالہ کی ٹیم نے اوّل پوزیشن حاصل کی۔ مورخہ ۱۵ مارچ کو اختتامی تقریب کے مہمانِ خصوصی مکرم میجر عبدالقادر صاحب صدر مجلس صحت تھے۔ آپ نے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔ فائنل میچ گھوڑدوڑ گراؤنڈ میں کھیلا گیا۔

۳۔ باسکٹ بال

باسکٹ بال کے لئے سات علاقہ جات سے ۵۳ کھلاڑی تشریف لائے۔ باسکٹ بال کے میچ افتتاحی تقریب کے بعد باسکٹ بال کی مقررہ کورٹس واقع گھوڑ دوڑ گراؤنڈ میں شروع ہوئے۔ پہلے دن ۴ میچ اور دوسرے دن ۳ پول میچ اور ۲ سیمی فائنل میچ منعقد ہوئے جس کے نتیجے میں علاقہ لاہور اور علاقہ راولپنڈی سرحد کی ٹیمیں فائنل میں پہنچیں۔ مورخہ ۱۵ مارچ کو ۱۰ بجے دن فائنل میچ کھیلا گیا۔ اور علاقہ راولپنڈی سرحد کی ٹیم نے یہ میچ جیت کر اوّل اعزاز حاصل کیا۔

اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی مکرم چوہدری محمد علی صاحب تھے جنہوں نے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔

۴۔ کبڈی

کبڈی کے لئے آٹھ علاقہ جات سے ۱۰۳ کھلاڑی تشریف لائے اور ابتدائی مقابلے سوئمنگ پول سے ملحقہ ڈڈ گراؤنڈز میں منعقد ہوئے۔

مورخہ ۱۳ مارچ کو آٹھ میچ اور ۱۴ مارچ کو ۴ پول میچ اور ۲ سیمی فائنل منعقد ہوئے۔ جن کے نتیجہ میں علاقہ فیصل آباد اور علاقہ لاہور کی ٹیمیں فائنل میں پہنچیں اور ان کا بہت ہی دلچسپ اور خوبصورت روایتی میچ گھوڑدوڑ گراؤنڈ میں شام ۴½ بجے کھیلا گیا۔ اور لاہور کی ٹیم نے اوّل پوزیشن حاصل کی۔

یہ میچ اس ریلی کا آخری میچ تھا جسے ۱۰ ہزار افراد نے بڑے سکون و اطمینان سے دیکھا۔

ریلی کی اس اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب تھے۔ آپ نے اس موقعہ پر کبڈی کے انعامات کے علاوہ ایتھلیٹکس کے انعامات بھی تقسیم فرمائے۔

۵۔ سائیکلنگ

سائیکلنگ کے مقابلے مورخہ ۱۴، ۱۵ مارچ کو منعقد ہوئے جن میں لمبی ریس ۱۵۰ کلومیٹر عام و سپورٹس سائیکل نیز ۵ کلومیٹر ریس کے مقابلے شامل تھے۔

سائیکلنگ کے انعامات مکرم چوہدری محمد علی صاحب نے باسکٹ بال کے انعامات کے ساتھ تقسیم فرمائے۔

۶۔ ایتھلیٹکس

ایتھلیٹکس کے دلچسپ مقابلے مورخہ ۱۳، ۱۴، ۱۵ مارچ کو گھوڑ دوڑ گراؤنڈ میں منعقد ہوتے رہے جن میں مختلف فاصلوں کی دوڑیں، نشانہ غلیل، تھالی پھینکنا، گولہ پھینکنا، چھلانگیں۔ پیدل ریس اور پیدل چلنے کے مقابلے شامل تھے۔ ان مقابلوں کے انعامات مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے کبڈی کے انعامات کے ساتھ تقسیم فرمائے۔

۷۔ دعوت

کھیلوں کے دوسرے دن مورخہ ۱۴ مارچ کو بعد نماز مغرب کھلاڑیوں کے اعزاز میں عام دعوت دی گئی جس میں کھلاڑیوں کے علاوہ منتظمین اور بزرگانِ سلسلہ نے شرکت کی۔ مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے اختتامی دعا کروائی۔

بقیہ: صـ۴ سے آگے

میں تجارت کرتا تو خوشبو کی کرتا۔

میری ان گزارشات کا خلاصہ یہ ہے کہ طہارت یعنی پاکیزگی ایمان کا حصہ ہے۔ ظاہر کا اثر باطن پر بھی پڑتا ہے۔ اور یہ سب خدا کے حکم کی تعمیل اور اس کے برگزیدہ رسول کی سنت ہے۔ قدوس اور سبوح اس کی صفت ہے وہ نظیف ہے نظافت کو پسند کرتا ہے پس جسم بھی صاف ہو۔ لباس بھی صاف ہو روح بھی پاک ہو خیالات و افکار بھی ہر نجاست سے پاک ہوں۔ کہ اس سبوح و قدوس سے تعلق پیدا کرنا مقصود ہے تو ہر نجاست، غلاظت سے پاک ہونا ضروری ہے وہ کلمات جن کا نامہ اعمال میں بڑا وزن ہے وہ وہی ہیں جن میں خدائے اعلیٰ اور عظیم کی سبوحیت کا زبان اقرار کرتی ہے۔

ے کوئی اس پاک سے جو دل لگاوے
کرے پاک آپ کو تب اس کو پاوے

دعا پر زور دینا ہوتا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی صفتِ قدوسیت اور سبوحیت کا ذکر کرتے۔

بقیہ: صـ۱ سے آگے

نافرمانی کی تو خدا نے ان کو ٹھونک ٹھونک کر ٹھیک کر دیا۔

پیارو! اگر تم بدی کرو گے تو تم کو بدی کا ضرور نتیجہ بھی بھگتنا پڑے گا۔ یاد رکھو بدی کے بدلہ میں کچھ سکھ نہیں مل سکتا۔ عاد قوم بڑی زبردست تھی اس کو اللہ تعالیٰ نے ہوا سے تباہ کر دیا۔ سات رات اور آٹھ دن متواتر ہوا چلی۔ سب کا نام و نشان تک اڑا دیا۔ بڑے بڑے عمائدِ قوم گرے جس طرح کھوکھلا درخت ہوا سے گر جاتا ہے۔ بتاؤ تو سہی اب کہاں ہے رنجیت سنگھ اور انکی اولاد۔ انکے بیٹے پوتے اور پڑپوتے۔ اس کا بیٹا ایک ہوٹل میں ایسی کس مپرسی کی حالت میں مرا کہ کسی نے یہ بھی نہ پوچھا کہ کون تھا......... فرعون اور اس کی بستیوں کو الٹ کر پھینک دیا۔ ایک میرے بڑے دوست شہزادہ تھے۔ وہ بیچارے خود کپڑا سی کر گذارہ کیا کرتے تھے اور ایک اور میرے دوست تھے، وہ ان کو سینے کے لئے کپڑے لا دیا کرتے تھے۔ اور خود دے آیا کرتے تھے۔ انہوں نے ہنی مجھے کہا کہ تم اس سے کپڑے سلوایا کرو۔ خوددار بھی وہ ایسے تھے کہ کسی کو اس کی خبر تک ہونا گوارہ نہیں کرتے تھے۔ خود کبھی کسی سے کپڑا نہیں لیتے تھے اور اس عالم میں بھی ان کے مزاج سے وہ شاہانہ بُو دُور نہیں ہوئی تھی۔ خمرے رکھا کرتے تھے۔

کوئی اپنے حسن پر مغرور ہے کوئی اپنے علم پر اتراتا ہے۔ کوئی اپنی طب پر اکڑتا ہے۔ حالانکہ یہ سب غلط ہے جب تک خدا کا فضل نہ ہو کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ سچ سچ یہ بات ہے کہ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۸۔ نومبر ۱۹۱۲ء)

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل ۲۷۹۵۳ میں خطیب احمد طاہر ولد راجہ نعیم احمد ظفر قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن B-11/12 دارالرحمت عزبی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۴/۲/۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ خطیب احمد طاہر 11/12 دارالرحمت عزبی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ حکیم فضل الٰہی وصیت نمبر ۵۹۱۰ گواہ شد نمبر ۲۔ نعیم احمد ظفر والد موصی۔

مسل ۲۷۹۵۴ میں مقصود احمد طاہر ولد محمد شریف صاحب قوم انصاری پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱۲/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس

باقی اسی صفحہ کے کالم ۳ پر

بقیہ: اسی صفحہ کے کالم ۴ سے آگے

کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ مقصود احمد طاہر ناصر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱ علیم محمود وصیت نمبر ۲۶۶۰۱۔ گواہ شد نمبر ۲۔ خالد محمود وصیت نمبر ۲۶۶۴۰۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نادار اور یتیم بچوں کی تعلیم کے لئے شعبہ امداد طلبہ کے لئے عطایا

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے شعبہ امداد طلبہ سے مستحق، نادار اور یتیم طلبہ وطالبات کو تعلیمی وظائف دیئے جاتے ہیں. یہ شعبہ مشروط بآمد کے طور پر ہے اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں جماعت کے صاحبِ حیثیت اور مخیّر احباب سے گذارش ہے کہ وہ عطیات اور صدقات کی رقوم براہِ راست بنام نگران امداد طلبہ یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوائیں۔ (ناظر تعلیم)

نتیجہ مقابلہ بین الاضلاع سال سنہ ۹۰-۱۹۸۹ء
مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

سال سنہ ۹۰-۱۹۸۹ء میں درج اضلاع نے حسب ذیل ترتیب سے نمایاں امتیاز حاصل کیا ہے۔

۱۔ ضلع لاہور۔ اوّل اور ٹرافی کا حقدار۔
۲۔ ضلع ملتان۔ دوئم سند خوشنودی کا مستحق۔
۳۔ ضلع کراچی۔ سوئم سند خوشنودی کا مستحق۔
۴۔ ضلع سیالکوٹ۔ چہارم — ۵۔ ضلع مظفر گڑھ۔ پنجم
۶۔ ضلع فیصل آباد۔ ششم — ۷۔ ضلع سرگودھا۔ ہفتم
۸۔ ضلع جہلم۔ ہشتم — ۹۔ ضلع جھنگ۔ نہم
۱۰۔ ضلع سکھّر۔ دہم

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

ضرورت کار ڈرائیور

ایک کار ڈرائیور کی ضرورت ہے عمر ۴۰ سال سے زیادہ ہو۔ ریٹائرڈ فوجی کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ اور دیگر امور کے لئے خود آکر ملیں۔

میاں بھائی
۱۰۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور
فون: ۲۲۳۳۷۲-۲۲۳۳۷۳

صاحب اولاد

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کوئی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

چھوٹا قد کورس	۱۰۰/-	DWARFISHNESS COURSE
بول بستری کورس	۳۵/-	BED URINE COURSE
مٹی چھوڑ کورس	۲۰/-	MITTI CHHOURE COURSE
بے بی گروتھ کورس	۳۰/-	BABY GROWTH COURSE
سوکھا پن کورس	۵۰/-	MARASMAS COURSE
بے بی ٹانک	۱۰/-	BABY TONIC
آہستہ دانت نکالنا کیور	۲۰/-	SLOW DENTITION CURE
بے ترتیب دانت کیور	۲۰/-	IRREGULAR TEETH CURE

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن
تین صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

کیورٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون: ۶۰۶ ۶۷۱

خبریں

ملکی خبریں

○ وفاقی وزیر برائے خوراک وزراعت نے قومی اسمبلی کو یقین دلایا ہے کہ عوام کو دھوکہ دینے والی فنانس اور کوآپریٹو سوسائٹیوں سے کوئی رعایت نہیں کی جائے گی۔ یہ انتہائی اہم نوعیت کا مسئلہ ہے اسے التوا میں نہیں ڈالا جائے گا۔

○ قرآن شائع کرنے والی تاج کمپنی کے سابق ڈائریکٹروں کو عدالتِ عالیہ نے اظہار وجوہ کے نوٹس جاری کر دیئے ہیں۔

○ پنجاب میں ۵۰ مجسٹریٹ صرف جوڈیشل فرائض انجام دیں گے۔

○ محترمہ بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ طیارے کی ہائی جیکنگ کے لئے دو افراد کو جیل سے نکلوایا گیا۔

○ ہائی جیکر زاہد سومرو کے لواحقین نے نعش وصول کرنے سے انکار کر دیا۔ جبکہ ایک اور ہائی جیکر یوسف مغل کو اس کے آبائی گاؤں میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

○ لاہور کے ریس کورس پارک سے علی الصبح ممتاز جیولرز کے مالک محمد منیر احمد کو کلاشنکوف کے زور پر زبردستی اغوا کر لیا گیا وہ اور ان کی بیگم صبح پارک میں سیر کر رہے تھے۔

○ جمیعت العلمائے اسلام کے مولانا فضل الرحمٰن نے کہا ہے کہ امریکہ مسلمانوں میں نفاق پیدا کر کے اسرائیل کو مضبوط بنانا چاہتا ہے۔

○ نجی شعبہ کے نیشنل گروپ نے ۸۴ کروڑ روپے کے عوض مسلم کمرشل بنک خرید کرنے کے سربراہ میاں منشا کی سرکردگی میں کام شروع کر دیا ہے۔

○ آزاد کشمیر کے وزیر اعظم مسٹر ممتاز راٹھور نگران وزراء کی بجائے مشیر رکھیں گے۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ جام صادق علی نے سندھ کے اراکین اسمبلی کے بارے میں حکومت اور اپوزیشن کے درمیان ہونے والے معاہدے سے لاتعلقی کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ میں ان مذاکرات کو نہیں مانتا۔ سندھ کے معاملات میں کسی کی مداخلت برداشت نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ پی ڈی اے ایک دہشت گرد تنظیم ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ آئی جے آئی سے ان کا حالیہ معاہدہ ایک بڑی پیش رفت ہے۔

غیر ملکی خبریں

○ بی بی سی نے بتایا ہے کہ عراقی افواج نے بیشتر علاقہ باغیوں سے آزاد کرا لیا ہے خبر ملی ہے کہ عراقی فوج جنگ بندی لائن توڑ کر امریکی افواج کے زیرِ قبضہ علاقہ میں داخل ہو گئی ہیں۔ امریکی افواج نے ان عراقی فوجیوں سے کہا ہے کہ وہ فوری طور پر وہاں سے چلے جائیں۔

○ امریکہ کے ایک اعلیٰ سطحی وفد نے شیعہ سنی اور دیگر عراق مخالف جماعتوں کے نمائندوں سے ملاقات کی۔ اس ہفتے کردوں سے بھی امریکہ کے مذاکرات ہونے والے ہیں۔

○ صدر بش نے امیر کویت کو مشورہ دیا ہے کہ آپ کویت میں کثیر جماعتی نظام رائج کریں۔

○ بنگلہ دیش کے سابق صدر جنرل حسین محمد ارشاد نے پارلیمنٹ کے رکن کی حیثیت سے حلف اٹھا لیا ہے۔ اس سے قبل ان کی پارٹی کے اراکین نے حلف اٹھانے سے انکار کر دیا تھا ان کا اصرار تھا کہ ان کے لیڈر کو رہا کیا جائے۔

○ روسی بجٹ کا خسارہ سال کے آخر تک ۴۲ ارب ڈالر ہو جائے گا۔ روسی سٹیٹ بنک نے حکومت کو متنبہ کیا ہے کہ حکومت اپنا بندوبست کرے۔ ملک اقتصادی تباہی کے دہانے تک پہنچ گیا ہے۔

○ خوست: پر مجاہدین کا قبضہ ہو جانے کے بعد کابل انتظامیہ نے خوست پر میزائیلوں سے حملہ کر دیا ہے۔ چار سکڈ میزائیل خوست کے بازار میں گرے ۱۴ افراد ہلاک اور ۳۵ زخمی ہو گئے۔ انتظامیہ جوابی حملے کی تیاریاں کر رہی ہے۔

○ مبصرین کی عمومی رائے ہے کہ امریکہ صدام کے مخالفین سے منافقت برت رہا ہے۔